جلد ۹ | [illegible] یوم دوشنبہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۱۹ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۴۶

مقدمہ امجکیشن سلطان الاخبار کی ترقی

بر جمہادر نیک کل ناظرین کو غالباً یہ معلوم ہوگا کہ سلطان الاخبار در [illegible] کس اثر سے شائع ہوتا ہے۔ خدا کا فضل و کرم ہو [illegible] اشاعت پوری دو سال کی ہو جائیگی اور ہمارے ناظرین [illegible] بھی واقف ہونگے کہ ہماری [illegible] ہر اخبار وقت مقررہ پر باقاعدہ شائع ہوتا رہا [illegible] کرنے کے فضل سے روزانہ اخبار کی تعداد کی تعداد معتدبہ [illegible] اور اکثر قدر دان دو سال سے سلطان الاخبار [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] ہمارا ارادہ تھا کہ اپنے کرمفرما قدر دانوں کی [illegible] [illegible]

اخبار میں اضافہ

کردیا جائے [illegible] یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے انشاء اللہ تعالیٰ سلطان الاخبار بجائے دو ورق کے چار ورق میں شائع ہوا کریگا۔ مضامین کی طرف بھی خاص توجہ ہوگی۔ [illegible] اخبارات کے ترجمے کا معقول بندوبست کیا جائیگا خبروں کا ذخیرہ بھی دوگنا کر دیا جائیگا۔ اور [illegible] سالانہ و ششماہی میں بالفعل ایک کوڑی کا بھی اضافہ نہیں کیا جائیگا۔ [illegible] ایک سال سے بالعموم کاغذ کا بھاؤ [illegible] ہوا ہے اسلئے ہم کو معمولی قیمت میں نقصان ضرور اٹھانا پڑیگا مگر جہاں تک ممکن ہوگا اپنے ناظرین کی خاطر اس نقصان کو بھی سہینگے۔ البتہ بالفعل صرف متفرق قیمت **دو پیسہ** کی جائیگی اور جو خریدار [illegible] سالانہ یا ششماہی کی ادا کرینگے انسے معمولی قیمت لی جائیگی [illegible] ششماہی [illegible]

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

روپیہ	مقام	نام
[illegible]	[illegible]	عبد الغفور [illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	خواجہ محی الدین [illegible] صاحب
[illegible]	....	نام بتانیکی اجازت نہیں
[illegible]	میرٹھ	محمد حنیف صاحب
[illegible]	[illegible]	منشی [illegible] کریم صاحب [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب
[illegible]	[illegible]	منشی احمد صاحب
[illegible]	میرٹھ	[illegible]

[illegible]	میزان
[illegible]	[illegible]
[illegible]	میزان کل

فوجی افسر کا غصہ

بعض فوجی افسرون کا غصہ اسقدر بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ اگر ذرہ بھی ہوا کا تھپیڑا اون کے منہ پر لگ گیا تو جھنجھلا کر وہ ہوا کو مارنے کے لیے آپ اپنے منہ پر تھپیڑ مار لیتے ہین جو صاحب بہادر ایسے چڑچڑے ہونگے وہ بھلا دیسیون کی صورت دیکھنے اور اونکو اپنی ہمرکابی کا فخر دینے کے کبھی روادار ہونے لگے۔ سفر ریل کے متعلق ایسے واقعات کبھی سننے مین آجاتے ہین کہ جو مہذب اور شایستہ قوم کی شان پر بٹہ لگا دیتے ہین۔ اخبار عام نے پہلے بھی ایک ویسا ہی واقعہ لکھا تھا۔ اور حال مین بھی وہ لکھتا ہے کہ چاندپور (بنگالہ) کے ریلوے سٹیشن پر ایک ڈپٹی مجسٹریٹ مسمی بھالو بھوانی پرشاد صاحب کی ایک فوجی افسر نے بیطرح خبر لے ڈالی۔ مجسٹریٹ صاحب اگبوٹ سے اوترے تھے۔ گاڑی چھوٹنے والی تھی اسلیے جھپٹے ہوے آگے اور جھٹ دوسرے درجہ کا ٹکٹ لیکر گاڑی کی طرف جھپٹے۔ اور جھٹ پٹ اندر گھس جانا چاہا مگر گھس کیسے سکتے تھے اوسمین ایک صاحب بہادر ڈٹے ہوے تھے۔ ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب نے گاڑی کھولنی ہی چاہی تھی کہ اونسے للکارا۔ انہون نے للکار کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ گاڑی چھوٹنے والی تھی دروازہ کھولکر پاؤن اندر رکھنا چاہتے تھے کہ صاحب بہادر نے دروازہ آ پکڑا۔ اور پوچھا ول تم کون ہے۔ انھون نے کہا کہ مین ڈپٹی مجسٹریٹ ہون میرا ٹکٹ بھی اسی درجہ کا ہے۔ صاحب بہادر نے کہا کہ تمہارا ٹکٹ تو ہم کیا کرے۔ ہم اسمین ہرگز نہین بیٹھنے دیگا مجسٹریٹ صاحب ذرا جوشیلے انہون نے تیور بدل کے آنکھین ملی پیلی کین اور زور کرکے اندر گھس جانا چاہا۔ وہ سمجھے اگر زور کرکے اندر گھس جاوینگے پھر جیسا ہوگا دیکھا جاویگا بہشت ہو گیا تو یہی ہی کہ تمام رستہ گپ شپ ہوتی رہیگی صاحب بہادر نے جو ان ڈپٹی صاحب کا یہ جوش دیکھا تو تان کر ایک

ٹکہ رسید کیا

اور رسید بھی کیا تو مین تھوتھڑے شریف پر۔ فوجی بہادر کا مُکا کچھ ایسا ویسا تو تھا ہی نہین کہ جس کو کھاکر مجسٹریٹ صاحب صرف گال سہلا کر اوسکا صدمہ شایستہ ہو تھکا بم کے گولے کی طرح پڑا اور اس زور سے پڑا کہ ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب منہ کے بل پلیٹ فارم پر گر پڑے۔ ہو منہ تیرہ ہوگئے۔ سنبھلکر اوٹھے تو چہرا لہو کی بوندین ٹپکنے لگین۔ پولیس مین قریب کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ مجسٹریٹ صاحب نے اشارا کیا کہ سب ڈویژنل افسر کو بلا لائے۔ چنانچہ وہ دوڑتا ہوا گیا اور اونکو بلا لایا۔ چونکہ یہ یورپین تھے اسلیے مجسٹریٹ صاحب کی ڈھارس بندھ گئی۔ اور اونہون نے خیال کیا کہ اب کوڑا کانا ہے۔ اب ذرا بگڑے دل فوجی بہادر کی گت دیکھیگی۔ مگر اون بیچنے کی آنکھ بھی نہ نیچی ہوئی۔ برابر مجسٹریٹ صاحب پر غراتا رہا۔ سب ڈویژنل افسر گئے تو تھے بڑے زعم مین مگر انہون نے جو دیکھا کہ جوشیلا فوجی جوان ہے تو ڈھیلے پڑگئے کیونکہ فوجی جوان کپتان تھا۔ سب ڈویژنل افسر مسٹر وارڈ نے ملایم پہلو اختیار کیا۔ بلکہ درپردہ کپتان بہادر کی ہمدردی کے خیال سے اونکو سمجھایا کہ آپ اور یہ دونون گرنمنٹی ملازم ہین۔ آپ جنگی ہین تو یہ ملکی ہین۔ اور مین بھی ملکی افسر اسلیے بہتر ہے کہ آپ معافی مانگ لین تاکہ معاملہ یہین رفع دفع ہوجائے۔ لیکن کپتان صاحب ولایتی پانی کی گھٹی پیے ہوے تھے۔ اور پھر غضب کہ فوجی افسر تھے۔ وہ دیسی بابو سے معافی کیسے مانگ سکتے تھے۔ اونہون نے سب ڈویژنل افسر کی ایک نہ سنی ٹرین تھوڑی دیر تو رکی رہی مگر جب یہ دیکھا کہ جھنجھٹ کسیطرح ختم نہین ہوتی تو سیٹی دیدی اور ٹرین چل پڑی۔ ہمارے نزدیک تو مناسب تھا کہ کپتان صاحب کو ٹرین سے اوتار لین مگر انہون نے کچھ نہ کیا چلتا ہوا

قطب کوکن کی چمک دمک

ایک رسالہ قطب کوکن نامی دفتر عالیہ مین بغرض ریویو دو ہفتہ سے آیا رکھا ہے۔ اسکو ہمنے شروع سے آخر تک پڑھا بلکہ کئی بار پڑھا اور نہایت غور سے پڑھا۔ مگر ہر دفعہ پڑھ پڑھ کے ہمکو سکتہ سا ہوگیا۔ ہم حیران تھے کہ اسپر ریویو کیونکر لکھین۔ اور کیا لکھین۔ یہ رسالہ تو خود اوس رسالہ کا ریویو ہے جو منشی عبد الکریم صاحب مدرس خلف خان بہادر منشی غلام محمد صاحب نے تعلیم تجارت کے نام سے شایع کیا تھا اسلیے ہم ششدر تھے کہ اب اسکی نسبت ہم کیا لکھین۔ مولف رسالہ نے لکھائی چھپائی کی بابت تو رائے طلب کی ہی نہ ہوگی۔ اور انکی غرض تو یہ ہوگی کہ مضامین کی نسبت کوئی رائے قایم کی جائے۔ کیونکہ کسی کتاب یا مضمون کی نسبت ریویو کیا جاتا ہے تو علمی معلومات کے پہلو سے اوسکا حسن و قبح دکھایا جاتا ہے اور اسکا کسی علم سے کوئی تعلق نہین۔ اسمین زیادہ تر ہشتارہ کنایہ یا ضلع بندی کی صنعت مین دھوبیون کی اصطلاحات اور میلے کچیلے فقرون کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس تمام مضمون کی بنیاد مولف صاحب نے مسکا پر رکھی ہے۔ اوسکی بجائے ہمارے ملک کے دھوبی چھوا چھو استعمال کرتے ہین۔ اگر ہمکو اخبار نکلنے سے پیشتر یہ خبر ہوجاتی کہ منشی عبد الکریم صاحب جیسے لایق شخص کی نسبت جو درحقیقت خان بہادر اور ریڈر صاحبزان کے اُستاد کے خلف الرشید ہین ایسا مضمون لکھا جائیگا تو ہم علم چھوا چھو بھی ہندوستان سے پڑھتے تب۔ دو ہفتہ جو ہمنے خاموشی اختیار کی۔ اسکی یہی وجہ ہوکر ہم محض ناواقف ہین۔ غالباً مدرس صاحب بھی اس علم

فتح بھی کیا دل لگی ہے

لندن کے اخبار ٹائمز مین ایک نامہ نگار نے جنوبی افریقہ کے حالات عجیب و غریب لکھے ہین اوسنے فوجی افسرون کی کاروائی کا کچا چٹھا کھولا ہے۔ دیکھتا ہے کہ فتح بھی کیا دل لگی ہے کہ ذرا تہ و بالا ہین زیر و بالا ہین۔ اور یون ہی ہو جائے۔ برٹش فوجون کی نسبت اوسنے جو شکایتین لکھی ہین۔ اگر وہ سچ ہین تو صاف یہی ثابت ہوتا ہے کہ برٹش مجاہد اپنی جان بچانے کے مزے سے زندگی کے دن کاٹ رہے ہین وہ لکھتا ہے کہ فتح ہو تو کیونکر ہو۔ برٹش فوجین بوئرون کا تعاقب ذرا بھی نہین کرتین۔ اپنی دانست مین تو وہ تعاقب ضرور کرتی ہین مگر یہ بھی کوئی تعاقب ہے کہ جبتک فوج صاف سڑک پر بھاگتے ہے یہ بھی لیجر دوڑ لو کرتی پیچھے دوڑتی رہی۔ اور جہان وہ انکا پیچھا کا ٹکڑا دائین بائین ہو گئے تو برٹش فوج بیچ کھڑی کا کھڑی ہو گئی جیسے ہرن چوکڑی بھولکر کھڑا کا کھڑا رہ جاتا ہے۔ فوج بیک بینی و دو گوش سلامت نکل جاتے ہین۔ اسکے علاوہ وہی نامہ نگار ایک اور ایسی شکایت لکھتا ہے کہ جسکو دیکھکے سخت حیرت ہوتی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ برٹش فوجین فوجون کے تعاقب مین ایسی بے تحاشا ہوکے بھاگتی ہین کہ ہزارہا فیرون کا سامان رستہ مین گرتا جاتا ہے۔ اور اوس کو ذرا بھی خبر نہین ہوتی۔ دائین بائین دشمن لگے ہوتے ہین وہ فوراً اوٹھا لیتے ہین رہتے ہین۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ مایوسی کے وقت برٹش فوج کا غصہ کے مارے یہ حال ہو جاتا ہے کہ اوسپر کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی مثل صادق آتی ہے۔ ناہنجار فوج تو قابو مین آتے نہین اون کے بدلے وہ غریب سویلینون کا ناک مین دم کر دیتی ہے۔

کسیطرح قابو مین نہین آتے

ہماری بہادر فوجین بڑی سرگرمی سے فوجون کی سرکوبی کر رہی ہے مگر اسکا کیا علاج کرے وہ اب سامنے نہین آتے۔ اب اونہون نے یہ ترکیب کر رکھی ہے کہ دو چار ہزار فوج اکٹھے ہوئے۔ ہزار ڈیڑھ ہزار تو سامنے گئے۔ اور باقی جھاڑون پہاڑون مین چھپ گئے جو فوج سامنے آتے ہین وہ بھی لڑنے کی غرض سے نہین آتے۔ صرف جوش دلانے آتے ہین جہان اونہون نے دور سے ہماری بہادر فوجکو جوش پر جوش دلا کے ہوشیار کیا۔ اور یہ فوراً بھاگی۔ وہ بھاگنے سے جیسے ہی سرپا اون دھر کے اڑ جاتی ہین۔ ہماری بہادر فوج بے تحاشا اون کے تعاقب مین گھوڑون کو سرپٹ کر دیتی ہے۔ اس بھاگ دوڑ مین اکثر سوارون کے ہتھیار وغیرہ کھسک کر گر پڑتے ہین۔ اور کارتوس وغیرہ تو ضرور ہی گرتے ہین ہماری فوج کو اول تو ہوش ہی نہین رہتا۔ جوش مین بڑھی چلی جاتی ہے۔ اور اگر کسی کو سامان گرنے کی آہٹ معلوم بھی ہو گئی تو وہ یہ سمجھ کے نہین رکتا کہ یہان سے کون لے جاتا ہے۔ واپسی مین اوٹھا لیجائینگے۔ غرض فوج تو آگے نکل جاتی ہے اور جو فوج کہ ادھر ادھر چھپے ہوتے ہین وہ جھٹ سامان اوٹھا لیتے ہین اور پھر جھگڑ واپسی کے منتظر رہتے ہین۔ بھاگتے بھاگتے فوجی اس ترکیب سے بچتے ہین کہ جب سڑک کے اطراف مین زیادہ جھاڑ جھنکاڑ دیکھے وہ جھٹ رستہ کاٹ گئے۔ جو خطرناک مقامات اون کے دیکھے بھالے ہوتے ہین اسمین وہ ایسے غائب ہو جاتے ہین کہ پھر پتہ نہین لگتا۔ اُن مقامون کو خطرناک سمجھ کے ہماری فوج اودھر کا رخ نہین کرتی۔ واپسی پر جھگڑا ہوتا [illegible] مین کوئی [illegible] اسلئے گھات مین لگے ہوتے ہین [illegible] دفعۃً ٹوٹ پڑنے [illegible]

سبکو توپ سے اُڑوا دیا

امیر حبیب اللہ خان صاحب نے گو کہ ہر طرح رعایا کا اطمینان کر دیا۔ اور فوجی ورکرون کی تنخواہین بھی بڑھا دین تاجرون کی خوشنودی کے لئے چنگی بھی کم کر دی۔ قدیمی سردارون کی عزتین بھی بحال رکھین مگر پھر بھی دو چار فتنہ انگیز نمک حرامی سے باز نہ آئے۔ جو شخص کہ بدطینت ہوتے ہین اون کے دل کی خباثت ہرگز نہین جاتی۔ وہ تازہ شگوفہ کھلائے بغیر نہین رہتے چنانچہ اون بدطینتون نے جو در پردہ امیر صاحب کے مخالف تھے یہ شوشہ چھوڑا کہ کسیطرح عمر جان امیر حال کے سوتیلے بھائی کو تخت پر بٹھانا چاہئے۔ بس کہ فساد کی یہ غرض ہوگی کہ امیر حبیب اللہ خان تو انتظام سلطنت مین پہلے ہی پختہ ہو چکے ہین ان کے سامنے اپنی کچھ نہین چلنے کی۔ مگر شہزادہ عمر جان تخت نشین ہو گئے تو خوب بن آئیگی۔ کیونکہ ایک تو وہ کم عمر دوسرے انتظام سلطنت سے ناواقف غرض اونہون نے عمر جان کی والدہ کو ایک خفیہ خط لکھا کہ اگر آپ اپنے صاحبزادہ کو تخت نشین کرانا چاہتی ہون تو ہم ہر طرح مدد کے لئے مستعد ہین۔ اور ہم آپکو یقین دلاتے ہین کہ ضرور عمر جان کو تخت دلا دینگے۔ عمر جان کی والدہ نہایت شریف النفس ہین اور امیر حبیب اللہ خان کو مثل عمر جان کے سمجھتی ہین اونہون نے وہ خط امیر حبیب اللہ خان کو بھیجدیا۔ امیر صاحب نے اُن سبکو گرفتار کر کے فوراً توپ سے اُڑوا دیا۔ امیر صاحبکو تمام اطراف سے وفاداری کا پورا اطمینان ہو گیا ہے اسلئے وہ بے نہایت نرمی و اخلاق سے پیش آتے تھے مگر اب ضرور وہ چونکنے ہو کے نگران کریں [illegible] کاروائی ضرور امیر صاحب کی [illegible] شکستہ دل کر دیا ہوگا

کیا اب بھی نہ مانینگے

ہماری سرکار بہادر نے ایک عرصہ سے محسود وزیرون کو خونی حلقہ مین پھانس رکھا تھا۔ اس گھیرے سے اسکی غرض یہ تھی کہ ایک لاکھ کا جرمانہ جو ٹھونکا گیا ہو وہ اس طور وصول ہو جائیگا۔ کیونکہ تمام قوم کو خوب تنگ گھیرا تھا کہ نہ کوئی باہر کا اندر جانے پائے اور اندر کا باہر آنے پائے۔ خیال یہ تھا کہ دو تین ہی مہینے کے اندر وزیری فرقے دوہائی تہائی دینے لگین اور افسران فوج کے آگے ناک رگڑینگے۔ مگر تو یہ وہ فرقہ ایسا تھوڑی ہے جو دو رہی دور کے دباؤ مین آ کے جھک جائے۔ اگر وہ فرقہ ایسی گیدڑ بھپکیون سے قابو مین آ جانے والا ہوتا تو اوسے وحشی ہی کون کہتا۔ غرض ہماری فوج نے آگے پیچھے کی بندش سے اونکا قافیہ تو بہت کچھ تنگ کیا لیکن وہ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے۔ گورنمنٹ کو ایک لاکھ مین سے ایک کوڑی بھی وصول نہ ہوئی۔ ہوتی کہان سے۔ اول تو وحشیون کے پاس دھرا کیا۔ اور اگر تھوڑا بہت ہو بھی تو کمبخت اونکی مٹھی نہین کھل سکتی۔ کیونکہ رقم خرچ کرنے کے بارے مین اونکا اصول یہ ہے کہ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے۔ جب گورنمنٹ نے دیکھا کہ یون تو کچھ کام نہین چلتا دکھائی دیتا۔ تو آخر کار چڑھائی کا ارادہ کر دیا۔ اور پھر کیا بھی ایسا کہ کوئی کسر نہین اوٹھا رکھی پانچہزار سواروں نے حملہ کر دیا۔ اور وہ دو ہو کا دیکر اپنے چڑھائی کا بندوبست بالکل خفیہ کیا اور محسود ... ن کو بیخبر پاکر اسطرح بیبے پاؤن حملہ کیا کہ ... بھٹ نہ ہوئی۔ اور دفعتہً اون کے سر پر ... ہے۔ یہ حملہ رات کو کیا گیا بس جھٹ پٹ فوج نے تمام ... کا مجمع قمع کر دیا۔ فقط ... کر نقصان کر ... بالکل ... ڈالا۔ ... وزیری ... کچھ اور بہت ... مار ... گئے ... وحشیون نے ... جون کو بھی ... کر دیا۔

مکہ شریف کی روانگی

اس سال کی روانگی کے لیے مسلمانون کو بڑی امید تھی کہ گورنمنٹ عالیہ پوری آزادی دیگی۔ مگر افسوس اونکی آرزو پر پانی پھر گیا۔ کیونکہ کئی مقام پر طاعون کا زور ہو گیا۔ کراچی کے بند ہونے سے پہلے حاجی روانہ ہو سکتے تھے اگلے سال کراچی ہی مین طاعون خان کا دورہ بڑے زور شور کیساتھ ہو رہا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ گزشتہ سال ادھر ادھر کے لوگ کراچی سے حج کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ اور اس سال خود کراچی کے مسلمان حج سے محروم ہو گئے۔ گورنمنٹ عالیہ نے ایک اعلان کہ معظم کی روانگی کے متعلق شائع کیا ہے جسکا مضمون یہ ہے معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو افسوس ہے کہ اس سال بھی مکہ شریف جانے والون کو آزادی نہین مل سکتی۔ کراچی مین چونکہ طاعون ہے اس لیے اس سال وہان سے بھی حاجی نہین روانہ ہو سکتے ہان گزشتہ سال کے موافق چاٹگام سے روانہ ہو سکتے ہین مگر ہند کے شمالی حصص کے رہنے والون کو اتنے دور و دراز سفر کی تکلیف بہت ہوگی اسلیے گورنمنٹ نے رعایا کو آسائش پہنچانے کے خیال سے یہ مناسب سمجھا ہے کہ اس سال کے لیے پوربندر سے مکہ شریف کی روانگی کی اجازت دیدے۔ مگر طاعون زدہ مقامات کا رہنے والا کوئی شخص نہین جانے پائیگا۔

معلی القاب جناب گورنر جنرل بہادر مزید ہدایت فرماتے ہین کہ کوئی شخص بعزم حج کہ معظمہ احاطہ بمبئی مین پوربندر اور بنگالہ کے زیر براونسز مین چاٹگانگ کے علاوہ اور کسی جگہ سے روانہ نہین ہو سکیگا۔ اور یہان سے بھی بجز اجازت آفسر ... نہ جا سکیگا کہ ڈاکٹر کو پورا اطمینان نہ ہو جائیگا۔ اور ہر مسافر ... جانے سے ... تمام روانگی تک ایک عہدہ دار کی نگرانی مین رکھا جائیگا ... ان مقامات کو جو طاعون زدہ ... روانہ ... کسی جگہ ... روانہ ہو سکینگے۔

پھر خط کتابت ہونے لگی

گورنمنٹ عالیہ اب سرے سے پھر جنگ جنوبی افریقہ کو طیامیٹ کرنے مین معروف ہے۔ ایک طرف تو اسنے بہم کامندانی کی بجائے ایک ایک کے دس دس سپاہی وہان بھیجنے کے لیے تیار کر دیئے اور دوسری طرف یہ کارروائی شروع کر دی کہ اگر ڈچ یون ہی راہ پر آ جائین تو فوج کو تکلیف دینے اور ہزارون روپیہ برباد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ گو کہ ایک دفعہ گورنمنٹ اس تجویز کا تجربہ کرکے یہ سمجھ چکی ہے کہ سیدھی انگلیون کسی طرح گھی نہین نکل سکتا۔ کیونکہ لارڈ کچنر نے خود صلح کی خواہش ظاہر کرکے صلح کی شرطین تصنیف فرمائین اور ڈچون کے سردارون کو دستی آگاہ کرکے کہا کہ اگر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہو تو ان شرطون کو قبول کرو۔ اسکا جواب اون نامعقولون نے اس طریقہ سے لارڈ کچنر تو کیا گورنمنٹ کی بھی ہتک ہو گئی۔ نا ہنجار ڈچون نے یہی نہین کہا کہ یہ شرطین ہمکو ہرگز منظور نہین بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ اگر آئندہ کوئی پیغامبر اس خیال سے ہمارے کیمپ مین بھیجا گیا کہ ہم کو صلح کی طرف مائل کرے تو ہم اوسکو گولی سے اڑا دینگے اوسی زمانہ مین ایک یہ بھی خبر آئی تھی کہ ڈچون نے ایک انگریزی پیغامبر کو ناحق بندوق بنا ڈالا۔ ڈچون کی اس حرکت سے لارڈ کچنر کو بہت جوش آیا۔ اور انہون نے مارشل لا کی تجویز نکالی۔ اور اسکی ضرورت پر اس قدر زور دیا کہ گورنمنٹ کو مجبوراً اجازت دینی پڑی اس کارروائی کے بعد گورنمنٹ کو رحم کے دریا مین جوش اوٹھا ہے۔ اور اس نے پھر یہی چاہا ہے کہ ڈچون کا پیچھا چھوڑ دیا جائے۔

چنانچہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ آ ... ڈچون کے سردارون سے صلح کے ... مین بڑی سرگرمی سے خط کتابت کر رہی ہے۔

ڈھونگر شنکا کی تفصیل

نابکار ڈچون کے ظلم و ستم کا کہان تک رونا رویا جائے۔ ہماری رحمدل گورنمنٹ کو اونکے ہاتھون وہ صدمہ اوٹھانا پڑا ہے کہ جسکا داغ قیامت تک نہین مٹیگا۔ لاکھون روپئے جو اس طوفان بے تمیزی کے پیٹے مین برگئے۔ خیر اونپر تو پانی پھیرو۔ گورنمنٹ کی خزانہ کی گہرائی اور فاقہ مست ہندوستانیون کا دم سلامت ہے۔ دو تین ہی سال مین سب کسر پوری ہو جائیگی۔ مگر ان ہمارے بہادر سپاہی جو ضایع ہوگئے ہین۔ یہ نقصان کسیطرح پورا نہین ہو سکتا۔ دو چار دس بیس سو دو سو ہزار کا نقصان ہوا ہو تو خیر صبر بھی کر لیا جائے۔ وہ موذی تو ہزارون کو ڈکار گئے۔ گو کہ ہماری بہادر فوج نے بھی ہزارون ڈچون پر ہاتھ صاف کر ڈالا۔ لیکن ہمارے دل کو ان موذیون کے مرنے سے تسلی نہین ہو سکتی کیونکہ اون کے مر جانے سے ہمارے مرے ہوئے بہادر تو زندہ ہو نہین سکتے۔ ہان ہم تو ڈچون کے مرنے سے جب خوش ہوتے کہ ہمارا ایک بھی سپاہی ضایع نہ ہوتا۔ اگر ڈچون کا بیج بھی اب نیست و نابود کر دیا جائے تب بھی اس نقصان کی کسر پوری نہین ہو سکتی۔ اور نہ ہم کو کسی طرح صبر آسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ۲۰۳۰ بہادر سپاہی اور ۱۰۹۳ افسر مارے جا چکے ہین۔ گویا یون سمجھنا چاہیے کہ ہر گورنمنٹ بہادر کے دل مین ۳۰۹۳ زخم پڑ گئے ہین۔ گورنمنٹ ہی بتلائے کہ ان زخمون کو کن مرہم سے بھر سکتے ہین۔ اور غضب یہ ہے کہ اس ظلم و ستم پر بھی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ باقیماندہ ڈچون کی جان بخشی کر دی جائے۔ ہمارے بائین قرآن موذیون کا بچہ بچہ ... ہونا چاہیے ... ہزارون سپاہیون بہادرون کی قبر ... جائے کہ جس ... کئے گئے ہین۔

ہندی رعایا گورنمنٹ سے ناراض ہے

ہندی رعایا کی ہر طرح شامت ہے۔ اول تو بالعموم انگریز بہادرون کو اس کے بھلے برے کی کچھ پروا ہی نہین ہوتی۔ اور اگر کسی خدا کے نیک بندے کو اس کے حال زار پر رحم آبھی گیا۔ اور اسنے طرفداری رعایا کا بیڑا بھی اوٹھا لیا۔ تو دیسی کی بدقسمتی سے وہ ایسا اعتدال سے باہر ہو جاتا ہے کہ اسکی ہمدردی دیسی رعایا کے حق مین سم قاتل ہو جاتی ہے۔ اوسکی ہمدردی کی وہی شکل ہو جاتی ہے کہ بکری نے دودھ بھی دیا تو مینگنیون بھرا۔ چنانچہ ایک صاحب بہادر مسٹر میکلین نامی کو ہندی رعایا کا جوش و خطاب ہے۔ وہ کبھی کبھی رعایائے ہند کے حال زار پر بھی دو آنسو بہا دیتے ہین۔ مگر اب جو انہون نے اپنے آنسو پونچھ کر ہمدردی ظاہر کی ہمدردی ہو گئی۔ بجائے اسکے کہ گورنمنٹ کے نزدیک ہندی رعایا کو قابل رحم ٹھہراتے اونہون نے اب ایسا فیصلہ دکھایا کہ گورنمنٹ مشتعل ہو جائے تو عجب نہین۔ چنانچہ آپنے اخبار جیسٹ گزٹ مین ایک مضمون شایع کیا ہے جس مین ہندی رعایا کو قطعی سرکش اور باغی قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ ہندی رعایا برٹش حکومت سے کبھی راضی نہ رہی ... رہتی ... بدل جاتی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی پہلے نرم تھی۔ اور اب بہت سخت ہو گئی ہے رعایا کے حقوق دبائے جاتے ہین۔ اور اون کے آرام و آسایش کی گورنمنٹ کو ذرا بھی پروا نہین رہی۔ (مگر وہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین اپنے طور ...) کام ہے گورنمنٹ کی خود غرضی سے رعایا ہندوستانی حکومت سے بیزار ہو گئی ہے۔ پہلے جو ہندی رعایا کے دل مین گورنمنٹ کی ... خاص اثر تھا وہ نکل گیا۔ ہندی ... انگریزی ... اور ... ہو جاتی ... وقت ...

ناراض رہتی ہی

جہان تک غور کیا جاتا ہے اس زمانہ مین صرف وہی لوگ گورنمنٹ کی مدح اور اسکی حکومت سے خوش پائے جاتے ہین جو خطابون وغیرہ کے خواہشمند ہین۔ وہی لوگ مبالغہ آمیز تعریفون سے گورنمنٹ کو خوش کرتے ہین۔ ورنہ جو لوگ کہ درباداری سے علیحدہ ہین وہ دل ہی دل مین پیچ و تاب کھاتے رہتے ہین۔ پہلے ہندی رعایا انگریزی حکومت کو خدائی حکومت مانتی تھی۔ اور غیر ملکیون کے قبضہ سے وہ اس وجہ سے خوش تھی کہ کسی فرقے اور کسی مذہب کی حق تلفی نہین ہوگی۔ وہ اب دل ہی دل مین یہ سوچا کرتی ہے کہ ہمکو غیر ملک والون کی حکومت سے کیا فائدہ پہنچا اور آیندہ توقع پہنچنے کی کہان تک امید کیجاسکتی ہے۔ غرض ہندی رعایا سراسر بیزار ہے۔ وہ گھٹ گھٹ کر لیکن اب تک کبھی کی اشتہون سے ... اور گورنمنٹ سے ... بگاڑ ... ہو جاتا ہے کہ بکری اور شیر کا مقابلہ ہی کیا۔ بجائے دل شکنی سے کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا۔ اگر ہندی رعایا کو کسی طرح سے ذرا بھی شبہ ہوا تو وہ گورنمنٹ سے ضرور کنارہ کرے گی۔ صاحب بہادر کی ہمدردی کے قربان اور دلی جوش کے صدقے۔ ہمدردی کی بھی تو اس وجہ سے کہ اگر گورنمنٹ مسٹر میکلین کی اس شکایت کو صحیح سمجھے تو اور ہندیون کی شامت آجائے۔ کیونکہ بقول ... اگر گورنمنٹ واقعی جابرانہ خود غرض ہے تو پھر وہ اپنی غرض ہی پوری کرنے کی کوشش کریگی۔ اور اسیطرح پوری ہوگی کہ گورہ فوج ہندوستان مین ہندی رعایا کی سرکوبی کے لئے اور بڑھائے۔ اور اوسکا خرچ بھی بدنصیب ہندوستانیون ہی کے سر ڈھالے۔ علاوہ ... نقصان ...

معرکہ آرائی

تغیرات زمانہ

ساقیا گر کوئی جام مجھے دیتا ہے تو دے
آسمان تاک میں ہے رنگ بدلنے کے لئے

ہائے ہائے دنیا کی جس چیز کو تعمق نظری سے دیکھو۔ وہ انقلاب زمانہ سے یکساں حالت میں کبھی نظر نہیں آتی۔ باغ جہان کی ہوا ہے جو لحظہ بلحظہ بدلتی ہی چلی جاتی ہے۔ آج جو حالت ہے وہ کل نہیں اور جو کل تھی وہ آج نہیں۔ غرض ساعت بساعت ایک نیا رنگ نظر آتا ہے۔ اور ہر روز ایک نیا کھیل اس دنیا کے اسٹیج پر ایسا دکھائی دے جاتا ہے جو ہم کل کی دلفریبیوں اور خوبیوں کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں۔ لطف لو ذرا گلشن دنیا کے ان گلابی گلابی پھولوں کو دیکھو جنکی تازگی ہماری آنکھ کو خیرہ کرتی ہے۔ اور پیاری پیاری بھینی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے روح باغ باغ ہو جایا کرتی ہے۔ مگر ہائے برا ہو اس تغیرات زمانہ کا ایک تھوڑی ہی دیر بعد جو ان کو دیکھا تو افسوس خاک میں ملتے ہوئے نظر آئے بعینہ یہی مثال اُن پریوشوں اور مہوشوں کی ہے جنکی ہر ہر ادا دل کو گھائل کئے دیتی ہے۔ اُف اُن کا مسکرا دینا اور سفید سفید موتی سے دانتوں کا کھل جانا۔ گاہے اُس اُبھرے ہوئے سینہ پر سے آنچل کا سرک جانا اور پھر اوسکو ایک عجب انداز معشوقانہ کے ساتھ سنبھال لینا واقعی بات یہ ہے جب ایام جوانی میں کسی دلربا کی یہ پیاری ادائیں نظر آجاتی ہیں تو کیسی کچھ نہ دلکو بے چین کرتی ہیں۔ دل ہے جو لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہے۔ نگاہ ہے جو گورے گورے گالوں پر جیسی ہی جاتی ہے گڑ جاتی ہے۔ مگر یہ اوسی وقت تک ہے جب تک کسی مہ جبین کے اوپر جوانی کا پورا دور ہوتا ہے۔ اور جہاں وہ جوانی اُن دلرباؤں سے گئی بس پھر کیا تھا۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ غرض یہ ہے کہ پھر تو زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔

اللہ اللہ جبتک یہ جوانی رہی کیسے کیسے جور و ستم حسینوں کو لبھایا پھنسایا۔ اور چناخ پناخ بوسے لئے گو وہ ہزار طرح سے نہیں کرتی رہیں۔ مگر آہ جیسے اونکی ایک بھی نہ سنی۔ مگر ہائے جب یہ جوانی جو بدنام کرنے آئی تھی بدنام کر گئی۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اگلی صحبتیں اور جلسے مثل خواب و خیال کے معلوم ہونے لگے جس گلی کوچہ میں نکل گئے چھوٹے چھوٹے بچے نانا نانا کر کے پکارنے لگے۔ سچ تو یہ ہے کہ گھر سے نکلنا مشکل ہو گیا اب اکیلے ہم ہیں گھر بیٹھے بیٹھے پکارا کرتے ہیں ؎

بالوں پہ ہنستے ہیں جو تھے ہمکو ہنسانے والے
کچھ وفادار نہیں لیکے زمانہ والے

ہائے افسوس۔ اب تو کوئی معشوق کا خواب و خیال میں بھی ملنا مشکل ہو گیا۔ غرض یہ ہے کہ ایک جوانی کے جانے سے ہزاروں حسرتوں اور آرزوؤں کا خون ہو گیا۔ اور یہ بھی یوں ہی ؎

سب جوانی کے کرشمے تھے جوانی لیگئی
وہ اُمنگیں مٹ گئیں وہ ولولا جاتا رہا

اے وہ لوگو جو تغیرات عالم پر غور کیا کرتے ہو کبھی تم نے اُن بدمستان خرابات کو بھی دیکھا ہے جو ساغر پر ساغر لنڈھایا کرتے ہیں؟ اچھا اگر نہ دیکھا ہو تو اب سہی۔ ذرا غور کرنا دیکھا کیا اچھا جلسہ شوق ہے۔ آہا۔ اور بھی کچھ دیکھا وہ تو دست درازی بھی ہوتی جاتی ہے۔ اور ہائے وہ سسکیاں لے لیکر لپٹ جاتا ہے۔ مگر ہائے برا ہو اس تغیرات زمانہ کا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ محفل بھی درہم برہم ہو گئی نہ ساقی رہا اور نہ وہ ساغر ساتھ ملتے ہوئے اور بصد حسرت و یاس یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے ؎

وہ گلرخان سمن بر کے قہقہے نہ رہے
وہ بلبلوں خوش الحان کے چہچہے نہ رہے

ہائے یہ حالت تو اس دنیا کے تغیر کی ہے جس کو ہمیشہ ہر روز طرح طرح کے تماشے نظر آتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر میں بگڑ بھی جاتے ہیں مگر ہر روز ایک نیا تماشہ ایسا دکھائی دے جاتا ہے جو ہم کل کی دلفریبیوں کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں۔

آہ یہ دنیا کا حال ہے جسکی ہر ہر ادا پر ہماری جان فدا ہوتی ہے مگر افسوس دنیا روز ہمارے ساتھ بیوفائی کرتی جاتی ہے۔ ہمارے سیکڑوں یاران محفل کو ہم سے جدا کر دیا۔ مگر ہائے ہمارے اوپر تو وہ پکے گھڑے کی چڑھی ہے جو اثر ہی نہیں۔ شاید بعد مُردن ہمکو کچھ خیال ہو تو ہو مگر ابھی تو اس کمبخت دنیا کے جال میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین و دنیا سے بیخبر ہیں۔ دیکھئے اس بیخبری کا کیا نتیجہ ہو۔

الراقم

ساقیا گر کوئی ساغر تجھے دینا ہو تو دے
آسمان تاک میں ہے رنگ بدلنے کیلئے

بقلم

راست گفتار شوخ گفتار آزاد از اٹاوہ

کون کسکا دشمن

حیا و شرم کا دشمن عشق جسپر آنجناب کا کرم ہوا نہ ہو ادب نہ جسپر وطن کا لحاظ
اچھے خاصے کچھ کچھ ہمکو سے بن بیٹھے
ہائے اس عشق نے دو روز میں کیا کیا نہ کیا
برہمن علم ہے میرا بت پرستی کا

سخاوت کا دشمن بخل جہاں آپکا گذر ہوا سخاوت کا کہیں نشان نہیں ؎
بخیل اگر بود زاہد بحر و بر

ہوشی نہ باشد بحکم خبر

عقل کا دشمن غصہ آپ کا گذر ہوا کر جاسے
باہر شد دشمن کا لحاظ نہ دوست
کا پاس شغل و پرواز کے
جاو بیجا بکنے سے کام
قہر درویش بر جان درویش

جان کا دشمن نیم حکیم جو نبض دیکھتے ہیں نہ
علاج جانتے ہیں مگر
دوا کا استعمال ضروری۔
فیس کے لئے باتوں باتوں
میں تقاضا خواہ مردہ بہشت
میں جائے یا دوزخ میں اپنے
حلوے مانڈے سے کام
قضا کو مفت بدنام کرتے
مارا بہ غمزہ کشت و قضا بہانہ ساخت
...

ترقی کا دشمن نفاق جہاں قدم گڑ گیا کے ملک
ویران کر دیا ...
جنت نشان کو ...
صورت میں حالت ...

بچوں کا دشمن کشتہ زر جو بچوں کے نام ...
پرسا کیا نام کو نہیں
روز مرہ جید کی ...
وصول کرنے کا انتظام
جمراتی کا تقاضا تو ... کی
کوشش کیا معنی سوائے
لگہ کے ... بچے کو وہ ...
جانب تو ... اگر
بچہ ... کر دیا
خالق باری سے مطلب
سے کوئی غرض نہیں۔

یاد کریں یا ہمارے ساتھ جائیں
اپنے کام سے کام رہے
...
...

خیر خواہ کا دشمن حسد والی ہے تو آتا نہیں
صبح کو ہے تو شام کو نہیں
...
...
ہر بلا سے کو آسمان گیرد
خانۂ ... تلاش کند

جہان کا دشمن حاسد اپنا اگرچہ کچھ فائدہ ہو یا نہ ہو
مگر دوسرے نقصان میں
کوشش کرنا جان ...
واجب۔ خصوصاً ...
...
...

شبنم۔ بارہ بنکی

جاڑے خانگی آمد آمد

لو! رحم رحم۔ رحم رحم۔ ایک مشہور ہو سلام تسلیمات کی ... میں لپیٹ کر ... خدمت کرتا ہوں ... ہوشیار ہو جائیے حضرت قبلہ وہی آ گئے اور خوب آ گئے اور بالکل آ گئے۔ ... کون کون ... نہیں ورنہ ایک شخص کی ... ہے وہ ... جائے۔ ایک دفعہ ... آ گئے وہ دفعہ فرما دیا کہ آ گئے تین دفعہ ... آ گئے تم نے بالکل ... کہا ... نہیں مجھے ... جگہ ... باشریف ... سامنے سے

آ گئے کے پیش ... جاڑا ... وہ ہیں کہ مسٹر ... جاڑے خان ... ان وہاں اور ... سے رات ... اور گرد ... آگئے آپ کے تشریف لانے ... اور صورت عجیب کہانے ہی آپ کے سب ... لحافوں کمبلوں اور گدڑیوں ... اور ... کر لیے ... ہو گئے اور ... میں ... ایسے جا رہے ... کے ... اور ... ہو گئے۔ صرف ... انجناب ہی ... اور ... کے واسطے جاڑے ... کی ... کرنے کی ... سوا ... ایک ... نام ... آپ وہ ... کپڑے ... ہوئے ... قرار ... جناب کی ... پر جا ... سے ... ہوتے ... آئی کچھ ان کو یاد کریں گے کچھ ... گرمی ... نے اپنی ... بھی ... رات دن ... میں ... اور ... خدا ... اور ... ذات شریف ... جاڑے کی ... گرمی کے ... میں ... اور ... رمضان بیگ صاحب ... روزہ ... اور ... بلکہ ... امتحان ... اور ... جاڑے کے ... کے ... سے ہوگا۔ ... کی ... قہر درویش بر جان درویش ... بلکہ ... سے ... بریلی ...

آگے آپ ۔

طلسم
شیخ چارڈ سے بھاڑ
لبسم

ایس۔ اے۔ احمد بھٹو ریڈر المرزہ

دی سندھ ڈرامٹک کمپنی آف دہلی

ایہا الناظرین پنجہاد، یہ تو آپ لوگوں کو بخوبی اظہر من الشمس ہے کہ منیجر نے ایک مادہ جو فیلنگ کے نام سے پکارا جاتا ہے ہر اشرف المخلوقات میں فرداً فرداً اپنی قدرت کاملہ سے عطا فرمایا ہے آیا زیادہ یا کم ہیں اس سے متعلق بحث نہیں۔ خصوصاً نئی ایکٹنگ راسے تو جہاں ذرا سی بھنک پا جاویں کہ فلاں چیز ایسی ہے کہ تھوڑی دیر کے واسطے ان کے دل و دماغ سے تمامی تفکرات دنیاوی و دینی کو علیحدہ کر کے ان کو خوش کر سکتی ہے خوشی کے مارے جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور اس آرزو میں خیال رفتہ رفتہ تمام اور شستہ کو خیر باد کہہ کر ادھر کے ہو رہتے کہ اس کو کر دیتے ہیں۔ مگر جب مطلوب چیز بھی ناکامیابی حاصل ہوئی تو "الانتظار اشد الموت" کہہ کر پکارتے ہیں۔ صبر استقلال ہمت ایکدم سے رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ اب ذات شریف میں کہ جس و حرکت ایک سناٹے کے عالم میں کچھ دل ہی دل میں سوچ رہے ہیں۔ قیافہ چہرہ رنگ زرد یہی بتلاتا ہے کہ کسی معاملہ میں جو ان کے اہم ہے نہایت سنجیدگی سے "اپنے کانشنز" سے رہے ہیں۔ مگر کانشنس ابھی اپنے وقت میں بیچارے کے خلاف مقصد دیتا ہے۔ اسوقت ہم ان بیچارے کو ہمارے دوست اور گلاب [illegible] اسٹیج کے اندر جاتے ہیں۔ ہمارے

مہربان اس سے قبل کبھی اس طرح آزردہ اور پریشان نہ تو ہم کو کلاس میں اور نہ کبھی سیاحی میں معلوم ہوئے ہیں۔ یہ آج نئی بات کیسی بافت سے معلوم ہوا کہ یہ حالت آپ کی اس سے ایک یوم قبل بھی تھی مگر نہ اس طرح جیسا کہ آج کی ڈگری پر ہے اور اگر کہیں خدانخواستہ روز بروز بڑھتا گیا تو یہ حیثیت ڈگری بھی بڑھ کر بالآخر "صفر" ڈگری پر پہنچ جائیگا جس کے بعد ہم کو نہایت رنج والم ناقابل برداشت کرنا پڑیگا۔

ہم اسی امر کی سلسلہ جنبانی کے لئے ایک دن کچھ تو دامن کا خون اور زیادہ تر وقت کا ہرج کر کے گئے مگر بحیثیت ہمدردی ہم اس میں مضائقہ نہیں سمجھتے۔ اور متصل ہو جا بیٹھے۔ ادھر تو آپ کا اٹھنا تھا کہ ہمارے دوست بھی ذرا کچھ سنبھلے۔ کھیل شروع ہوا دوران کھیل میں ہم بھی بار بار نذر آپ کی ہر پہلو پڑاتے تھے کہ ناگاہ کچھ قیافہ کہنے لگا کہ "ایں گل دیگر شگفت" آپ کی نذر بار بار جو آپ کی سیٹ سے کچھ ہٹکر تھی ایک بھولے چہرے مگر متانت سے بھرے ہوئے پڑ جاتی اور اس عرصہ میں دونوں ایک سکتہ کے عالم میں پائے جاتے۔ یہی حالت اور یہی انداز ایک ایکٹ تک قایم رہا مگر ہمارے مشفق کو اس میں محو ہو جانے سے مطلق خیال اس کا نہ رہا کہ کوئی میرا ہمدرد دوست بھی بیٹھا ہے۔ خیر ہمیں ان امورات میں نہ تو افسوس ہے اور نہ پچھتاوہ۔ مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہمارا دوست ہم سے جو تھا اب وہ کسی ماہ وش کا قربان ہو گیا اب سوائے اس کے کہ ہم اس کو سرگشتان رہیں کہ [illegible]

مس۔ و درگزر کیا جاوے اور کیا ہو سکتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں ہم کو ناکامیابی اور ہمارے رفیق کی خرابی منصور ہے۔ لہذا یہ بھی خارج از بحث۔ ہم ایسی کمپنی پر کیوں نہ اعتراض کریں جو باعث اس فساد کے ہے اور ہمارا دس کے منیجر سے یہ سوال کیوں نہ کریں کہ تم کیوں ایسے شخصوں کو "جو اسٹوڈنٹ لائف میں" ہیں مجبور کر کے لاتے اور خصوصاً ہمارے دوست کو جنہوں نے اس سے قبل ایسے معاملات میں کبھی دلچسپی نہیں ظاہر کی۔ یہ سمجھکر کہ یہ شخص ضرور آج کچھ دے نکلیگا اسواسطے کہ اول تو شریف خاندان ہے اور دوسرے متمول بھی معلوم ہوتا ہے پس پہلا ہی دن تو دام میں لانیکا کافی تھا۔ اپنے دام میں سیدھے کرتے "مردہ چاہے دوزخ میں یا بہشت میں" اس سے کچھ مطلب نہیں اس طرح کا گشتہ اگر در جانفر تھیٹر نہ ہو تو کیا کرے منیجر صاحب ہمدردی ظاہر کرنے کے علاوہ کسی طرح کے ایسے الفاظ بھی نہیں کہتے جو شرم و نصیحت کو لئے ہوئے ہوں بلکہ طرہ یہ کہ اگر کھیل از وقت ہو چکنے میں دیر ہوئی تو سوال ہوتا ہے کہ آج بہت دیر میں تشریف لائے خیر ہم اس میں بھی آپکا شکریہ ادا کرتے ہیں اور یہ (دل میں) اچھا پھنسا ہے کہتے ہیں یہ سارے نقائص جو سد راہ ہمارے دوست کی ترقیوں کے ہو رہے ہیں اور اب نتیجہ جن کا ہمیں اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے وہ بالکل کیسا واقعی وہ کمپنی کی وجہ سے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے ہم اپنے ضلع کے حکام سے بھی شکایت کرتے ہیں کہ کمپنی کو زیادہ دن کی مہلت کیوں عطا فرمائی۔ بیا زید کمپنی اب اپنا چل بوریہ کرے اور یہاں دو دنوں میں سے کوئی صاحب تہ بند

کر دئے جاوین اور نہایت تاکید کے ساتھہ مشتہر کر دیا جاوے کہ وہ شخص جو اس شور و فتنے کا بانی ہے اول تو جہانتک ممکن ہو ایسے شخص سے پرہیز رکھے اور اگر اوسکا کرنا ضروری ہو تو اوس کو بتنبیہ کر اس فعل بد سے روک دے تو اوس کی یہی سزا ہے سوائے اس کے اور کوئی تدبیر نہیں بن پڑتی ۔

دل پر قابو رکھنے والا

ایک طالب مسلم

خونی ولایتی

شمشیر جنگ جناب تیغ بہادر ۔ جلکہ نمرا بہادر دام اقبالہ بہادر ۔ جنگی تسلیم ۔ فوجی آداب اور سلامی خدمت ہے ۔ کیا غضب ۔ اور کیا غضب کر کے دنیا کو ناپاکون سے پاک کر کے اسلامی جھنڈا سلطان المجاہدین ہوا ہے اور بلند کر دیجئے فرماتے ہیں کہ ہم نیک یا غلط بدی یا زحمت ۔ غیرت تو ہے کہ آپ کی حسام سے بار بار کون نظر آتی ہے ۔ کہیں حضرت کو ترانسوال جنگ تو نہیں یاد آگئی ۔ جو یون خواہ کہی اچھل بجاتی ہے حضرت کچھ تو بہی سمجھئے انجناب آپ سے خفا ہو گئے کیونکہ ان دنون آپ کے دل مین دخلہ و خلل کا مسئلہ زیادہ گردانا جاتا ہے ۔ لہذا بادولت بکم قلم اپنا حربہ یعنی تیغ بہادر روانہ کر دیا ۔ پہر آپ کی توندہ شریف پر چارون طرف سے چڑہائی کر دیجاوے ۔ یعنی نہیں آپ ناراض ہوون خدا کے واسطے غصب نا خوش نہ ہون کیونکہ نار خشم ہر کے بار رہ کر گرفتار ہونا کبھی نہ کسی کی بہتر سے واسطے نہیں ہو گی جیسے مسئلہ کا ۔

کسی ترانس ایجنسی یا انجناب کی بہی پہنچ اے ستار تیری قوم مین انجناب کا غصہ آغوش رہا مان سکے اچھا ہے کون سیٹ پہنا کر اور کرونہ ہو جاوے اور خونی ولایتی کا داستان طریب ایمان شکن دل کیا فرماتے ہیں یاران مجلس اسے وہان انیس اس کو سود پر کر بہاپور مین ولایتیون نے روپیہ غریبون کو سود پر دیا تہا ۔ چنانچہ ایک شخص نے اون کا روپیہ دینے سے انکار کیا ۔ انکار کرنا تہا کہ گسنا جاتا ہے ولایتی صاحب پر جیسے علیہ السلام سوار ہو گئے اور انہون نے کہا کیا کہ اوس آدمی کو گرفتار کر کے اپنی جائے دستیاب پر لے گئے وہان جا کر نیچی کہان کے سکان پر ٹانگیں بیچے اور ہاتھون اوپر کر کے ٹانگدیا اور ضرب بضرب شروع کیا کہ جیسے گریہ نا شروع کیا اس مار ماری اور ضرب بضرب کے بعد اوس کو رہا کر دیا اور کہا کہ جا کل پہر تجھکو پکڑ سون گا وہ بچارہ مفلس زبان بے سرو بن مارے خوف کے بہاگا آیا اور وہ ظالم سے گہون مین چپ کر پڑا ہو گا وہ ضعیف تہا اور تیر نا نہین جانتا تہا لہذا حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اوس قصہ پاک کر دیا کہ نہ رہے بانس نہ باجے بانسری نہ یہ ہو گا نہ ولایتی روپیہ مانگیگا دم کے دم مین اوس کو خود از عدم مین داخل کر دیا ۔ اب اوس کے گہر والون نے شور مچایا کہ یہ وہ بد ولایتی نے میرے چاچا کو مار کے کنوین مین ڈالدیا ۔ پو جر شکنے پولیس دوڑی اور ملزم کو گرفتار کر لیا ۔ چونکہ ولایتی کا روپیہ اکثر لوگون پر آتا تہا اور سب کو سخت سست کہتا تہا اس سبب سے وہ چار آدمیون نے اظہار دیا کہ ہان صاحب ہمارے سامنے ولایتی نے اوس کو مار کے کنوین کے نذر کر دیا ہے ۔ یہ مقدمہ قائم شد ۔

ولایتی را ملازم ارادہ بکان پخته داخل کردند ۔ بعدہ در اجلاس حاکم مجاز بمقام کہنڈوہ آوردند ۔ حاکم مذکور بعد تحقیقات بسیار حکم کرد ۔ کہ ایں قم رگ بڑا خراب آدمی ہوتا ہے ۔ لہذا اصلی ملزم را سات سال قید و ملازم ملزم را چہار سالہ قید سخت بمقلون نازل شدہ است ۔ چنانچہ حکم حاکم مرگ مفاجات ۔ بکان پختہ داخل شدند ۔ شنیدم کہ اپیل بمقام ناگپور برادران ولایتی کردہ اند

خدا جانے خدا جانے کہ ہمارا

راست گفتار و راست نگر

از کہنڈوہ

دلپسند خضاب

ہم دیکھتے ہین کہ اس زمانہ مین لوگون کو خضاب کا بیحد شوق ہو گیا ہے اسی وجہ سے اشتہار بازون نے وہ طوفان مچا رکہا ہے کہ پناہ بخدا ۔ اکثر شکایتی خطوط ہمارے پاس آتے رہتے ہین کہ کسی خضاب کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس سے منہ تو خاصا کالا ہو جاتا ہے مگر ہاتھ پاؤن سفید ہونے کی کسر رہ جاتی ہے ۔ کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ خشکی کے مارے بال سیخ کے مانند بن جاتے ہین کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ بدبو کے مارے دماغ پہٹنے لگتا ہے ہم نے بہی بمبئی کے چند اشتہار بازون کے خضابون کا امتحان کیا واقعی اکثر کو اسی قسم کے عیب ضرور پایا ۔ جب اونکے خریدارون کو شکایتین سنتے ہمارا ناک مین دم آگیا تو ہم اون کی شکایتین رفع کرنے کا خیال پیدا ہوا

اسلامی دنیا

ولایت دیار بکر کے تین سرغنہ ڈاکو امین محمد عثمان پکڑے گئے ہیں۔

طرابزون اور ارض روم کی نئی جنگی پختہ سڑک نصف کے قریب تیار ہو گئی ہے۔

ترکی فوجی صیغہ نے متعدد فوجی افسر جنگی اتالیقی کا کام دینے کے لئے صوبجات کو روانہ کئے ہیں۔

جنگی جہاز نا جالیہ آخر اکتوبر میں ڈارڈنیلز سے سمرنا بھیج دیا گیا تھا۔

محمد رؤف بک فرزند دلاور پاشا نے ولایت بروسہ کی دلدلوں کو خشک اور وہاں کی جھیل اپولو کو جہازوں کی آمد و رفت کے قابل بنانے کی غرض سے عمیق کرنے کی اجازت چاہی ہے وہ پندرہ ہزار روپیہ بطور ضمانت داخل کرنے پر آمادہ ہے اس درخواست کو بنظر پسندیدگی دیکھا گیا ہے

رائف پاشا سابق گورنر حلب عسکریہ فنڈ کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ فنڈ جنگ روم و یونان سے چند ماہ پیشتر سلطنت کے فوجی طاقت کو استحکام بخشنے کے لیے قائم کیا گیا تھا اور اس کے لیے ہر قسم کے محصول میں چھ فیصدی کا اضافہ کیا گیا تھا۔

حجاز ٹیلیگراف لائن کا وہ حصہ جو جدہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے دس عرب شیخ کی نگرانی میں کر دیا گیا ہے جنہوں نے مزدوری سامان باربرداری کا بھی ہمیشہ کے لئے ذمہ لیا ہے۔ اس خدمت کے معاوضہ میں ہر شیخ کو ۲ ہزار قرش ماہوار تنخواہ ملیگی۔

جاسوسون کی رپورٹین

بوئرون کی ۲۰ فوجوں نے ایک حملہ کیا گیا اور ۵۰۰ فوج گرفتار کئے گئے۔

جس طرح ابتدا مین جنگ ٹرانسوال کے وقت ناتال مین دقتین پیش آئین۔ اب بانیگر ایسے وقوعات دوبارہ پذیر ہونے کی پیش بندیون کے لئے نوآبادیون کے چند مخصوص مقامات کے فوجی حالت کا معائنہ کرنے کا ارادہ کر دیا گیا۔

ڈیلی نیوز خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ فی الحال بوئرون کے سرغنہ کے ساتھ جنوبی افریقہ کی جنگ کے متعلق خط و کتابت مین مصروف ہے۔

مسٹر فلپ واٹس آرم سٹرانگ کمپنی کے سابق افسر سرولیم وہائٹ کی جائے پر تعمیرات جہازات ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔

سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ نومبر مین جنگ جنوبی افریقہ مین ۱۰ افسر اور ۱۳۴ سپاہی قتل ہوئے۔ اور ۴۳ افسر اور ۲۸۹ سپاہی مجروح ہوئے۔

خدیو مصر نے دو جنگی مصنوعی نمائشی جنگ دیکھی۔ فی الحال خرطوم مین (جنگ ام درمان کی مصنوعی نمائشی جنگ) دیکھی۔

تار و خبر بیان کرتے ہین کہ ہندوستانی فوج کے کرنل جنن اور کپتان انڈرڈون نے لڑائی مین بہت سے کارنمان کئے۔

مارکوئس ایتو سینٹ پیٹرزبرگ مین وارد ہوئے (سلطنت روس) ... سان دپایہ تخت جرمنی) مین وارد ہوئے۔

تازہ خبر۔ ہندوستان کی سرحد پر کامل امن

وہان ہے۔ وزیری جو ہماری مشکلات کے دور چند کرنے پر بآسانی آمادہ ہوسکتے ہین اسوقت وہ بالکل خاموش ہین۔

ضلع جالندھر مین ایک ڈپٹی انسپکٹر پولیس خلاف وضع فطری کے شرمناک الزام مین ماخوذ پایا گیا۔

اخبار مدراس میل پر میونسپل پریسیڈنٹ کیطرف سے مقدمہ لائبل طے پایا حکم سزا سنا دیا۔ نامہ نگار کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ ایڈیٹر اخبار کا جرمانہ صرف ایک آنہ تھا۔

سر جن جنرل ہاروے صاحب شملہ ہسپتال مین بیمار تھے۔ فوت ہو گئے۔

ماہ ستمبر مین ہند سے دس لاکھ ہندرہ ہزار گیہون ۵۵۹۹۵ ہنڈرڈ ویٹ کپاس باہر روانہ ہوئی۔

پشاور مین کمشنر صاحب کا مکان زیر تعمیر ہے جسکے نیچے وسیع ہو رہا ہے۔ دربار ہال ساتھ ہوگا۔ برقی روشنی ہوگی۔

گلگت کے نواح کا مشہور ڈاکو دارا شاہ گرفتار کیا گیا۔ مقابلہ مین ڈاکو مجروح ہوا۔

کلکتہ مین سینہ زوری کشتیون کی دوڑ مین تیز تلد مین۔ شکایات کا بازار گرم ہے۔

شہر آگرہ۔ لکھنؤ مین ہیضہ پڑ رہا ہے۔

سرحدی قوم یحیی کے دو مشہور سردار دشمن خان و جنگ خان مین خونخوار فساد ہو رہا ہے۔

بنگلور مین ریلوے پر ۲۰ ہزار کے ہرجہ کی نالش کی تھی وہ خارج ہوئی۔ سینٹ جٹ مار دکا کھلکر مرگیا تھا۔

شملہ مین افواہ ہے سرویسٹ ریج گورنر صاحب کا میعاد عہدہ مین ایک سال اضافہ ہوگا۔

بڑودہ مین ایک شخص مسمٰی جودو کو شراب کے جرم مین ۲ ماہ قید دیگئی۔

شملہ کا لکا ریلوے بسرعت بن رہی ہے ہر روز کی سرنگ عظیم بن رہی ہے۔ سنی آئندہ تک تیار ہوگی۔

ہندوستان مین قحط زدون کی کل تعداد ۲۱۷۰۰ باقی ہے۔ انہین مفت خوراک ملتا ہے ۲۳۲۳ اہالی بمبئی مین قریب ۵۳ ہزار مین دو ہزار مفت خور ہے ابھی تک مہاراشٹرون مین ۱۵۲۰۳۔ مفت والے ۱۹۸۹ ہیں۔

پونا مین وبائے طاعون ترقی پر ہے۔

حکام کرشنان مین کر نمائش کرانے اور نیچا کیا۔ اکثر شہر ہیضہ سے پاک و صاف ہو گیا۔ موسم صاف بارشین بند مین۔ سرما معمول سے کم ہے۔

آبل چین کر نقین دلایا گورنمنٹ اون کے ملک کر خالی کر دیگی اسپر قابض رہیگی۔ تسلی ہوئی۔

آنریبل ڈی کرزن نے علیگڈھ کا لج کو صاف فرمایا مجلس ٹرسٹیان نے باعزاز آپ کے مکلف کارڈن پارٹی دی۔

جدید صوبہ سرحدی مین کسی قانونی پیشہ کو اجازت پیروی مقدمات کی نہ ہوگی۔ ہر فیصلہ چیف کمشنر کے۔

جہانسی کرکی مین ایک خونی گرسنہ شیر ببر مین دست ملا اسکے بہاری گودہ کے نیچے کچل کر مرگیا ہے۔

جہاز اہور مین بنگلہ ... سے مین وارد

ضلع بنگال میں حال کے طوفان سے بہت سے جہازوں کا نقصان ہوا۔ مال و جان کا نقصان بھی ہوا ہے ۷ فٹ بلند بحری لہر ملک میں گھس آئی۔ تمام دیہات سمندر برد تباہ ہوگئے ... ۲ کشتیاں تباہ ہوئیں ان کشتیوں پر خاصکر چاول و ٹاٹ لدا تھا لاکھوں کا نقصان ہوا۔

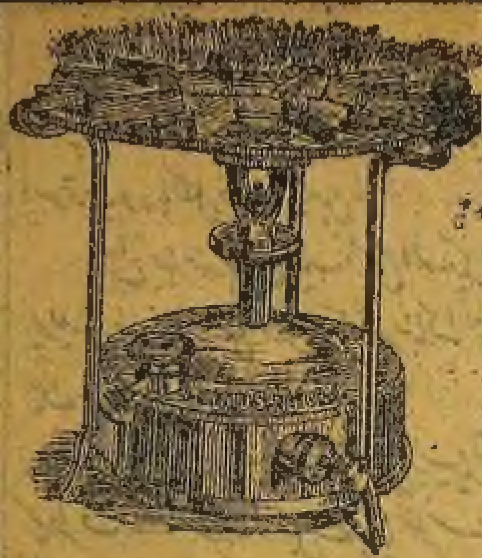
مسٹر تلک نے ہائی کورٹ میں عرضی دی کہ بطور ایڈوکیٹ کے داخل ہونے کی اجازت دیجائے۔ چیف جسٹس صاحب نے اس عرضی کو تمام (۱۳) ججوں کے پاس بھیجا کر رائے دیں۔ اس کے بعد حکم جاری ہوئیگے۔

پونا کے جلسہ چاند ماری میں ۷، اور بلٹن بمبئی نے نام پایا۔ والنٹری ٹولیوں انعاموں میں تقسیم ہوئیں گورہ افواج کی طرف سے مقابلہ کے لئے ۹۰ آئے تھے۔ دیسی فوجوں سے ۷، ۱۳ ۔ نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔

جمعرات کو جبلپور کے متصل بمبئی کلکتہ کی میل ٹرین کی ۳ گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں جانوں کا بچاؤ رہا۔ پٹری سڑک کی شکست پائی گئی۔ کسی غیر کی شرارت کا اندیشہ نہیں نکلا۔ پٹری کی فوراً مرمت کر دیگئی۔

حضور وائسرائے کلکتہ میں ایک دربار بیوی ۱۰ دسمبر کو دوسرا دربار بیوی ۳ جنوری کو منعقد کرینگے۔

بنارس کمیشن میں ۵ ۔ تاریخ کو ڈاکٹر دیسی بابو کی شہادت ختم ہوئی۔ مہاراجہ کی سازش کا یقین پایا نہیں ملتوی کیجی گئی۔ منشی جگل پرشاد پرویت رانی کی شہادت ہوئی سازش رانی کی شہرت کی تصدیق کیا۔



یہ نقشہ جو آپ کی پیش نظر ہے یہ ایک قسم کا چولہا ہے جو نہایت ہی کار آمد ثابت ہوا ہے خاصکر سفر میں دورہ میں شکار میں تو بہت ہی کار آمد چیز ہے ریل گاڑی میں یا اور کسی قسم کی سواری میں سوار ہو تو گاڑی کے اندر ہی ہر قسم کا کھانا پک سکتا ہے غرض سفر وغیرہ کیواسطے بہت مفید چیز ہے اور اگر اسکو گھر میں ہمیشہ استعمال کیا جاوے تو بہت عمدہ طور سے کام دیسکتا ہے خوبی یہ کہ لکڑی سے زیادہ صرف نہیں ہوتا اس میں مٹی کا تیل گیس بنکر جلتا ہے جس میں دھواں مطلق نہیں ہوتا اور کھانا نہایت سوندھا مثل کوئلہ کے پکتا ہے دھواں نہونے کیوجہ سے دیگچی پر مطلق سیاہی نہیں آتی اور لطف یہ کہ نہ بار بار پھونکنے کی ضرورت نہ دھوئیں کیوجہ سے آنکھیں پھوڑنے کی حاجت جس قدر تیز یا مندی چاہو آنچ کر دو اوسی قدر و تیار رہیگا۔ **قیمت للعہ روپیہ** علاوہ محصول ڈاک خرچہ بذمہ خریدار ترکیب جلانیکی چولہے کے ہمراہ بھیجی جائیگی۔ علاوہ اس کے اور جس قسم کی چیزیں آپکو ضرورت ہو نہایت مناسب قیمت پر ہم روانہ کر سکتے ہیں۔

المشتہر

ایم سلیمان برادرس کمپنی بھنڈی بازار

بمبئی

مفید عام عشرہ محرم میں بمبئی ایام بارہ روڈ سے ایم ایم محمد علی کمپنی کے سکنڈ منیجر مرزا مہدی علی جو کہ کل قسم کے انگریزی باجے ہارمونیم روفوگراف برقی ادشیا رو بائیسکل وغیرہ کے مرمت کرنے میں کامل یکتا ہیں ان کو چند امراء لکھنؤ نے اپنے کام بنوانیکے لئے طلب کیا ہے کمپنی مذکور سے دو ماہ کی رخصت لیکر تاریخ یکم رمضان المبارک کو روانہ ہو جائیگے اسی اثنائے میں اور دیگر لوگوں کے کام بھی بنا سکتے ہیں۔ لکھنؤ مہدی گنج قریب کربلا سودوی صاحب قیام کریں گے۔ لہذا جن حضرات کو باجے ہارمونیم فونوگراف وغیرہ جنکا مرمت ہونا سوائے ولایت کے ہندوستان میں غیر ممکن ہو مرزا صاحب موصوف سے بنوالیویں۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
یکم دسمبر	۳۲	۲۷	۱۳۴
۲ ,, ,,	۳۶	۲۹	۱۳۰
۳ ,, ,,	۶۶	۲۲	۱۱۹
۴ ,, ,,	۳۳	۲۰	۱۰۳
۵ ,, ,,	۳۶	۱۸	۱۲۰
۶ ,, ,,	۲۴	۲۳	۱۲۹
۷ ,, ,,	۳۹	۲۵	۱۱۷

مطبع حیدری واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا